اس کتاب کو پڑھ کر دوسرے مسلمانوں کو دیں ایسے ہی اس طریقے کی ترویج اشاعت کریں

الشکر و تعاون

آئینۂ محمدی ﷺ

مؤلفہ

ابو الزاہد محمد سرفراز خاں صفدر

ناشر

بٹ دری فیکٹری گکھڑ

ملنے کا پتہ

ناظم شعبہ نشر و اشاعت انجمن اسلامیہ گکھڑ منڈی

ضلع گوجرانوالہ

مَا آتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا ،

ترجمہ : جو چیز تمہیں رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) دیں اس کو لو اور جس چیز سے تمہیں روکیں اس سے رک جاؤ

چو می گویم مسلمانم بلرزم   کہ دانم مشکلات لا الٰہ را   (اقبال)

آئینہ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم

جس طرح آئینہ اور شیشہ دیکھ کر انسان اپنے چہرے بشرے کے خد و خال ملاحظہ کر سکتا ہے اسی طرح ایک عام مسلمان کو اس کتابچہ میں درج شدہ عقائد و اعمال، اخلاق و معاملات کے محمدی آئینہ میں اپنی روحانی اور باطنی صورت بھی دیکھ لینی چاہیے، کہ کہاں تک اس میں اسلامی حسن و زیبائش موجود ہے۔ اور کہاں تک اس میں بد عقیدگی اور سوء معاملہ کے بدنما داغ ہیں :

احقر ابوالزاہد محمد سرفراز خان صفدر

شائع کردہ

بٹ دری فیکٹری گکھڑ ضلع گوجرانوالہ

سنِ طباعت : ۱۳۸۹ھ
۱۹۶۹ء

طبع	چہارم
تعداد	ایک ہزار
ناشر	بٹ دری فیکٹری
مطبع	نقوش پریس لاہور
قیمت	
کتابت	بشیر احمد عادل

ملنے کے پتے

(۱) جناب محمد یعقوب صاحب صدر انجمن اشاعت اسلام گوجرانوالہ جنرل سٹور بازار سید نگر
(۲) محمد اسمٰعیل صاحب اختر ناظم اشاعت اسلام جامع مسجد فاروقیہ دینا نگر روڈ - گوجرانوالہ
(۳) ماسٹر الہ دین صاحب ناظم انجمن اسلامیہ گکھڑ منڈی - ضلع گوجرانوالہ
(۴) ناظم شعبہ نشر و اشاعت مدرسہ نصرت العلوم - گھنٹہ گھر - گوجرانوالہ
(۵) بٹ دری فیکٹری گکھڑ منڈی - جی ٹی روڈ -

فہرستِ مضامین

دیباچہ طبع چہارم

مُبَسمِلاً وَّ حَامِداً وَّ مُصَلِّیاً

آج سے تقریباً اکیس سال قبل بعض مخلص بزرگوں کے مشورہ سے بچوں کے لئے امر و نہی کی صورت میں مختصر سے عقائد و عبادات، اخلاق و معاملات پر سہل اور سلیس زبان میں آئینۂ محمدی کے نام سے ایک مختصر سا رسالہ لکھا گیا تھا جو بالکل تھوڑے سے وقت میں اور سرسری طور پر لکھا گیا تھا۔ مگر بحمد اللہ تعالیٰ اس سے نہ صرف یہ کہ چھوٹے بچوں نے ہی فائدہ اٹھایا بلکہ عمر رسیدہ حضرات نے بھی اس سے کافی فائدہ اٹھایا۔ اب بعض دردمند دوستوں اور عزیزوں کے اصرار پر ایک خاص اور نئی ترتیب سے کچھ ترمیم و اضافہ کے ساتھ اس کو چوتھی مرتبہ شائع کیا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے مسلمانوں کو فائدہ بخشے اور مؤلف پُر تقصیر کی مغفرت کا ذریعہ بنائے۔ آمین ثم آمین۔ وَمَا ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْزٍ ط

احقر ابو الزاہد محمد سرفراز خاں صفدر خطیب جامع گکھڑ و مدرس مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

رجب ۱۳۸۰ھ — ستمبر ۱۹۶۰ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اما بعد:

اللہ تعالیٰ نے اپنی ساری مخلوق میں سے انسان کو جو مرتبہ اور شرف عطا ... ہے وہ کسی اور مخلوق کو نہیں ملا یا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کے معصوم فرشتے بھی حضرت انسان کے سامنے سربسجود ہوئے اور انہوں نے انسان کے فخر و شرف کو نہ صرف یہ کہ پہچانا ہی بلکہ صاف طور پر تسلیم کیا اور اللہ تعالیٰ نے علوم و معارف، عقل و فراست، قوت و توانائی اور دیگر ظاہری و باطنی جسمانی اور روحانی نعمتوں سے اس طرح نوازا ہے کہ کسی دوسری مخلوق کو یہ شان اور فوقیت اس نے نہیں بخشی۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو زمین کی خلافت سونپی عقل سلیم سے بہرہ ور کیا۔ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام ان میں مبعوث کئے اور کتابیں ان پر نازل کر کے ان کو اپنی مرضی اور نامرضی کی تمام باتوں سے آگاہ کیا۔ امر و نہی کے صریح احکام نازل فرما کر ان کی جسمانی کی بدنی اور مالی عبادات ان پر عائد کر کے انہیں بلند مرتبے حاصل کرنے کی توفیق مرحمت فرمائی۔ جنت اور دوزخ کی راہیں ان پر واضح کی گئیں تا کہ اپنے اختیار سے ہر شخص اس کو راضی کر کے اس کی دائمی رضا اور خوشنودی

حاصل کرسکے اور جہنم کے ابدی عذاب سے اپنے نفس کو بچالے۔ اگرچہ احکام خداوندی تو بہت کچھ ہیں تاہم نہایت اختصار کے ساتھ ہم بعض ضروری احکام کا ایک خاص ترتیب سے ذکر کرتے ہیں۔ انکو ٹھنڈے دل سے پڑھ کر ان پر عمل کریں تاکہ دنیا و آخرت کی کامیابیوں کے دروازے کھل سکیں اور انسان صحیح معنوں میں انسان بن سکے۔

سب سے پہلے انسان اس بات کا زبان سے اقرار اور دل سے تصدیق کرے۔

۱۔ توحید:-

کہ اللہ تعالیٰ اکیلا ہے اور وہ وحدہٗ لاشریک لہٗ ہے وہی خالق و مالک اور وہی متصرف و رازق اور وہی مشکل کشا اور حاجت روا اور وہی عالم الغیب اور حاضر و ناظر ہے وہ اپنی ذات و صفات اور افعال میں منفرد ہے اس کا کوئی شریک نہیں، وہ قدیم ہے نہ اس کی ابتدا ہے اور نہ انتہا نہ اس کی ماں ہے اور نہ باپ، نہ بیوی ہے اور نہ بیٹا۔ وہ نہ کھاتا ہے اور نہ پیتا ہے، نہ سوتا ہے اور نہ اس پر اونگھ طاری ہو سکتی ہے، وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ اس پر کبھی فنا نہیں آئیگی، بادشاہ و گدا بنانا، عزت و ذلت دینا، فتح و شکست دینا۔ اولاد دینا اور دی ہوئی اولاد کو لے لینا، مقدمہ میں کامیاب و ناکام کرنا، ملازمت دینا اور چھیننا۔ نفع و نقصان پہنچانا بارش نازل کرنا اور ہوائیں چلانا، رحمت یا عذاب نازل کرنا، تمام جہان کا تدبیر و

متصرف ہونا۔ عرش سے فرش تک اور ثریٰ سے ثریا تک تمام عالم کی نگرانی کرنا یہ سب کچھ اسی کا کام ہے۔ وہی فریاد رس اور مختار کل ہے اور وہی سجدہ اور طواف کے لائق ہے اور وہی نذر و منت کا مستحق ہے۔ اسی کا قانون محکم اور اٹل ہے۔ سب کائنات اس کی محتاج ہے مگر وہ کسی کا محتاج نہیں ہے جہاں تک انسان کی عقل رسائی کر سکتی ہے وہ اس سے بھی ماوراء ہے۔ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ کیا ہے ؟ بس تھک ہار کر یہی کہہ سکتے ہیں کہ

سہ دل میں تو آتا ہے سمجھ میں نہیں آتا
بس جان گیا میں تیری پہچان یہی ہے

۲۔ ملائکہ :-

اللہ تعالیٰ کی ایک پاک اور معصوم مخلوق ہے جن کو ملائکہ اور فرشتے کہا جاتا ہے وہ عموماً ہماری نظروں سے غائب رہتے ہیں، نورِ مخلوق سے اللہ تعالیٰ نے ان کو پیدا کیا ہے نہ وہ مرد ہیں اور نہ عورت، نہ کھاتے ہیں اور نہ پیتے ہیں اور نہ تو وہ خدا کی بیٹیاں ہیں اور نہ شریک، مختلف قسم کے کام اللہ تعالیٰ نے ان کے سپرد کئے ہیں وہ بدل و جان ان کو پورا کرتے ہیں، کوئی زمین پر ہیں اور کوئی آسمان پر، کوئی عرش کو تھامے ہوئے ہیں اور کوئی بیت المعمور کا طواف کرنے میں مشغول رہتے ہیں، کوئی انسان کے اعمال و اقوال کی نگرانی کرنے اور لکھنے پر مامور ہیں، اور کوئی نافرمانوں اور مجرموں پر لعنت بھیجنے کے لئے

مستقل ہیں۔ کسی کو بغیر ان کے پیدا کرنے والے کے ان کی صحیح تعداد معلوم نہیں ہے۔ ان سب میں اعلیٰ شان اور رتبہ کے مالک حضرت جبرائیل علیہ السلام ہیں جو اللہ تعالیٰ کے سچے نبیوں پر وحی لایا کرتے اور ان پر کتابیں نازل کیا کرتے تھے اور حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی طرح فرشتے بھی معصوم اور تمام عیوب و نقائص سے پاک و صاف ہیں اور وہ طرفۃ عین کے برابر بھی خدا کی نافرمانی نہیں کرتے لَا یَعْصُوْنَ اللّٰہَ مَا اَمَرَھُمْ (الآیۃ)

۲۔ کتابیں :-

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی اصلاح اور ہدایت کے لئے اپنے رسولوں اور نبیوں پر عام وحی کے علاوہ کچھ کتابیں اور صحیفے بھی نازل کئے ہیں۔ بجز وثوق سے قرآن کی صحیح تعداد بتانی مشکل ہے ہاں کتب عقائد میں یہ لکھا ہے کہ کل ایک سو چار کتابیں اور صحیفے اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائے ہیں جن میں مشہور یہ چار ہیں ،۔ قرآن کریم ، توراۃ ، انجیل اور زبور۔ اس وقت بغیر قرآن مجید کے کوئی دوسری آسمانی کتاب ایسی نہیں جس کے بارے میں یہ دعویٰ کیا جا سکے کہ وہ تحریف و تغیر سے محفوظ رہی ہے یہ صرف اس کتاب پاک کا زندہ معجزہ ہے کہ چودہ سو سال تک اس میں ایک حرف اور نقطہ اور ایک زیر و زبر کا فرق نہیں آیا۔ اس میں تمام اصول احکام اور قوانین درج ہیں حقیقت یہ ہے کہ قرآن گویا صاحب قرآن نجاتِ روح اور صحتِ جسمانی اور حقوق عامہ اور

اور نفع رسانی خلائق اور نیکی اور بدی اور سزا و جزا اور دُنیوی سب چیز پر حاوی ہے۔ مگر کاش کہ ہم بھی اس پر عمل پیرا ہو کر نجات دارین اور صحت جسم و روح تلاش کریں۔

۴ - رسل :-

ہر آدمی میں یہ قابلیت اور استعداد موجود نہ تھی کہ وہ براہِ راست اللہ تعالیٰ سے احکام اخذ کر کے اُن پر عمل کر سکتا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر مہربانی کرتے ہوئے اُنہیں میں انسان اور بشر رسول بنا کر بھیجے۔ تاکہ ہم جنس اور ہم قوم ہونے کے لحاظ سے اُن سے انسان پوری طرح فائدہ اٹھا سکیں، نوری یا کوئی اور قسم کی مخلوق ہرگز انسان کی رہنمائی کے لئے مفید نہ ہو سکتی تھی جب خلافتِ ارضی انسان کے حصہ میں آئی تو لازم تھا کہ انسانوں ہی میں سے رسول اور نبی بھیجے جاتے۔ اللہ تعالیٰ نے بےشمار نبی اور رسول مبعوث کیئے بعض روایات کے پیش نظر ان کی تعداد ایک لاکھ اور چوبیس ہزار (تھی) یا کم و بیش) مگر قطعی اور یقینی علم تو صرف اللہ تعالیٰ ہی کو ہے۔ سب سے پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام اور سب سے آخری نبی اور خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تھے۔ آپ پر ہر قسم کی نبوت اللہ تعالیٰ نے ختم کر دی ہے نہ تو آپ کے بعد کوئی ظلی نبی پیدا ہو سکتا ہے اور نہ بروزی اور نہ تو کسی کو آپ کے بعد غیر تشریعی نبوت مل سکتی ہے اور نہ کوئی اُمتی نبی بن سکتا ہے۔ قرآن کریم، صحیح احادیث اور تمام

امت کے اتفاق و اجماع سے یہ ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ہر قسم کی نبوت و رسالت ختم کر دی گئی ہے، اور نبوت و رسالت کے سلسلہ میں آپ کے بعد کسی پر تا قیامت وحی نہیں آسکتی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابھی تک اپنے جسد عنصری کے ساتھ آسمان پر زندہ ہیں۔ اور قیامت کے قریب زمین پر نازل ہوں گے اور دجال لعین کو قتل کریں گے مگر ان کا آنا ختم نبوت کے منافی نہیں کیونکہ ان کو آپ سے پہلے نبوت مل چکی نہ کہ بعد۔ اللہ تعالیٰ کے سب نبی معصوم ہوتے ہیں (اجتہادی لغزشوں کا معاملہ جدا ہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کی ساری مخلوق میں اعلیٰ و افضل ہیں اور ساری کائنات میں آپ کا کوئی نظیر اور مثال موجود نہیں اور نہ قیامت تک کوئی مثال ہو سکتی ہے ؎

رخِ مصطفےٰ ہے وہ آئینہ کہ اب ایسا دوسرا آئینہ
نہ ہماری بزمِ خیال میں نہ دوکانِ آئینہ ساز میں

۵۔ تقدیر :-

کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ عقیدۂ تقدیر پر ایمان نہ لائے اگر ساری زندگی عبادت میں بسر کر دے، اور اُحد پہاڑ جتنا سونا بھی اللہ تعالیٰ کے راستہ میں صرف کر دے مگر جب تک تقدیر پر ایمان نہ لائے تو وہ کبھی بھی مسلمان نہیں ہو سکتا۔ بعض ملحدین کا یہ بے بنیاد نظریہ کہ تقدیر کا مسئلہ ایرانیوں اور مجوسیوں کی ایجاد ہے خالص کفر اور زندقہ ہے۔ اللہ

تعالیٰ ایسے ملحدوں سے بچائے اس میں شک نہیں کہ تقدیر کا مسئلہ بڑا مشکل اور پیچیدہ ہے مگر عام یا متوسط قسم کے لوگوں کی سمجھ میں نہ آنے کا یہ مطلب تو ہرگز نہیں کہ اس کا سرے سے انکار ہی کر دیا جائے۔ اس کے مشکل ہونے کی بنا پر ہی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اس میں بحث و گفتگو کرنے سے منع کیا ہے۔ ہم اس مسئلہ کو اقرب الی الذہن کرنے کے لیے اپنی قاصر عبارت میں یوں ادا کر سکتے ہیں کہ تمام اعمال و افعال کے صدور سے قبل ہی ازل میں اللہ تعالیٰ کو یہ علم تھا کہ فلاں شخص فلاں وقت اپنے کسب و اختیار سے یہ کام کرے گا اور اسی وسعتِ علمی کے مطابق اللہ تعالیٰ نے لوحِ محفوظ میں بھی اس کو درج کر دیا تھا۔ اور اب جو کچھ اس جہان میں ہوتا ہے اسی کے مطابق ہوتا ہے اور انسان کو ملامت اور گرفت جو کچھ بھی ہو گی اسی بنا پر ہو گی کہ جب اللہ تعالیٰ نے اس کو عقل سلیم دی ہے اور نبی و رسول بھیجے ہیں اور کتابیں نازل کی ہیں اور کسب و اختیار بھی دیا ہے اور خیر و شر کے راستے بھی متعین کر کے بتا دیئے ہیں اور اپنی پسند اور ناپسند کی تمام چیزیں بھی واضح کر دی ہیں تو انسان فاعل مختار ہو کر اس کی خلاف ورزی کیوں کرتا ہے؟ رہا یہ سوال کہ انسان کو بدی کا اختیار ہی کیوں دیا گیا ہے صرف نیکی ہی کا اختیار کیوں نہ ملا؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے انسان کو انسان بنانا تھا تو اس میں نیکی اور بدی کی توفیق بھی رکھنا لازمی

تھیں ورنہ انسان انسان نہ ہوتا بلکہ فرشتہ ہوتا جس میں بدی اور برائی کا اختیار ہی نہیں ہے یہ ہے مسئلہ تقدیر کا خلاصہ اور یہ کسی طرح نقل و عقل کے خلاف نہیں ہے اور اس سے زیادہ کے ہم مکلف بھی نہیں ہیں۔ باقی کام چھوڑ کر یا خداداد کسب و اختیار سے کام نہ لیتے ہوئے اگر کوئی شخص مسئلہ تقدیر میں افراط و تفریط سے کام لیتا ہے تو اس میں بھلا اس مسئلہ کا کیا قصور ہے؟ سچ ہے کہ

شکوہ کرنا ہو تو اپنا کر مقدر کا نہ کر
خود عمل تیرا ہے صورت گر تیری تصویر کا

۲۔ قیامت :۔

بنیادی عقیدوں میں سے ایک قیامت اور بعث بعد الموت کا عقیدہ اور اقرار بھی ہے اللہ تعالیٰ کی سب کتابیں اور تمام نبیوں کی تعلیم اس پر مشتمل رہی ہے کہ قیامت آکر رہے گی اور قرآن کریم میں بار بار مختلف طریقوں اور حسنطے و دلیلوں سے قیامت کا اثبات کیا گیا ہے اور عقلی طور پر بھی اس کو ثابت کیا گیا ہے مثلاً یہ کہ بہت سے مومن اور نیک اس جہان میں کوئی خوشی نہیں دیکھ سکے اور یہی لوگ اللہ تعالیٰ کے وفادار بندے تھے اور بہت سے نافرمان اور غدار اپنی بدکرداری کا بدلہ بھی اس جہان میں نہیں پا سکے اگر کوئی اور جہان تسلیم نہ کیا جائے جس میں نیکی اور بدی، ایمان اور کفر، وفادار اور غدار کا امتیاز ہو کر اس کا مطلب تو یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کی حکومت اندھیر نگری ہے، اس کے ہاں کوئی عدل و انصاف

ہی نہیں (العیاذ باللہ) اور جس مقام اور جس کچہری اور عدالت میں عملی طور پر اس کا فیصلہ ہوگا، اس کا نام شریعت کی زبان میں آخرت اور قیامت ہے۔ مرنے کے بعد قبر میں منکر و نکیر کا سوال نیز کافروں کے لئے عذابِ قبر اور مومنوں کے لئے خوشی یہ سب امور حق اور صحیح ہیں۔ اور قیامت کے دن میدانِ محشر میں حساب نیکیوں اور بدیوں کا میزان پر تلنا، پل صراط (جو بال سے باریک اور تلوار سے تیز تر ہے) پر سے گذرنا اسی طرح حوض کوثر، انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام، ملائکہ، شہداء، حفاظ قرآن اور نابالغ بچوں وغیرہ کی اپنے اپنے درجہ کے اعتبار سے شفاعت بالکل حق اور ثابت ہے۔ نیز دوزخ اپنی تمام ہولناکیوں اور گوناگوں عذابوں کے ساتھ اور جنت اپنی تمام آرائشوں اور مسرتوں کے ساتھ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائی ہیں بالکل حق اور صحیح ہے نہ تو دوزخ کبھی فنا ہوگی اور نہ جنت، اللہ تعالیٰ ہمیں اہلِ جنت میں شامل کرے اور اہلِ نار میں۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَ نَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ

مگر یہ یاد رہے کہ قیامت کا ٹھیک وقت اللہ تعالیٰ کے بغیر اور کسی کو معلوم نہیں ہے جس طرح قیامت حق ہے اسی طرح علامات بھی حق ہیں مثلاً حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نازل ہونا حضرت امام مہدی علیہ السلام کا ظاہر ہونا، یاجوج و ماجوج، دابۃ الارض اور دجال کا خارج ہونا۔ اور سورج کا مغرب کی طرف سے طلوع کرنا وغیرہ وغیرہ بیشمار امور جو صحیح احادیث سے

ثابت ہیں۔

۷۔ معجزات وکرامات :-

خدا تعالیٰ کی یہ عادت رہی ہے کہ وہ اپنے رسولوں اور نبیوں کی تصدیق کے لئے ان کے ہاتھوں پر حسی طور پر ایسی چیزیں صادر کرتا رہا ہے جن کے صادر کرنے سے تمام لوگ عاجز رہے ہیں اور وہ چیزیں انبیاء و رسل علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تصدیق کا ذریعہ بنتی رہی ہیں مگر ان کے صادر کرنے میں حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا کوئی دخل نہیں ہوتا۔ ہر ایسی خارق عادت چیز اللہ تعالیٰ کا فعل ہوتی ہے جو نبی اور رسول کے ہاتھ پر صادر ہوتی ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ نے حسی آگ گلزار کر دی تھی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا کو اللہ نے سانپ اور اژدھا بنا دیا تھا اور ان کے ہاتھ کو سورج کی طرح چمکیلا بنا دیا تھا اور ان کے لئے دریا پھاڑ کر ان کو پار کر دیا تھا اور ان کی دعا کی برکت سے ستر آدمی زندہ کر دیئے تھے اور ان کے لئے من اور سلویٰ نازل کیا تھا۔ اور پتھر سے بارہ چشمے بہا دیئے تھے وغیرہ وغیرہ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام باذن اللہ مُردوں کو زندہ کر دیتے تھے۔ مادر زاد اندھوں کو بینا کر دیتے۔ کوڑھیوں اور برص والوں کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے چنگا کر دیتے تھے اور مٹی کی چڑیاں بنا کر اُن میں پھونک مارتے تو وہ باذن اللہ زندہ ہو کر اڑ جاتی تھیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلی کے اشارے سے اللہ تعالیٰ نے چاند دو ٹکڑے کر دیا

ہی رات میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک اور پھر وہاں سے ساتوں آسمانوں اور سدرۃ المنتہیٰ تک جسم مبارک کے ساتھ بیداری کی حالت میں —— اللہ تعالیٰ نے سیر کرائی، اور پھر جنت اور دوزخ کی سیر کرائی اور اس کے علاوہ بےشمار جتنی معجزات تواتر کے ساتھ آپ سے ثابت ہیں جن کا انکار الحاد اور کفر ہے، اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنے بعض نیک اور پابندِ شرع بندوں کے ہاتھ پر کچھ خارق عادات چیزیں صادر کر دیتا ہے ان کو کرامات کہا جاتا ہے اور یہ ان کا اپنا فعل نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ کا فعل ہوتا ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے صحابی (آصف بن برخیا) کا لمحہ بھر میں بلقیس کا تخت لے آنا، حضرت مریم علیہا السلام کے لئے بے موسم کھانے کا انتظام اور بغیر خاوند کے ان کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسا بیٹا ملنا۔ اور اصحابِ کہف کا تین سو نو برس تک بغیر کھائے اور پیئے زندہ رہنا وغیرہ یہ تمام کرامات ہیں اور قرآن کریم میں مذکور ہیں ان کا انکار کرنا انتہائی بے دینی اور نرا کفر ہے۔

الغرض تمام وہ عقائد جو اللہ تعالیٰ اور حضرت امام الانبیاء خاتم النبیین محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور امتِ مرحومہ نے بتائے ہیں وہ سب حق اور صحیح ہیں اور ان میں سے کسی ایک عقیدہ کا انکار کرنا بجائے خود کفر ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارا ایمان محفوظ رکھے۔ آمین ؎

الٰہی خیر سے ہو کر فتنۂ آخر زماں آیا　　رہے ایمان دیں باقی کہ وقتِ امتحاں آیا

نماز :-

اصلاحِ عقیدہ کے بعد عبادات میں سب سے اہم نماز ہے۔ قرآن کریم اور احادیث میں بار بار نماز کی تاکید کی گئی ہے، یہ وہ عبادت ہے جس کی فرضیت شبِ معراج عالمِ بالا میں ہوئی، بقیہ احکام اور عبادات کا حکم زمین پر نازل ہوتا رہا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے عمداً نماز ترک کی وہ (عملاً) کافر ہو گیا نیز فرمایا کہ بندگی اور کفر میں نماز ہی فرق ہے اور فرمایا کہ نماز دین کا ستون ہے جس نے نماز قائم کی اس نے دین کی عمارت کو قائم رکھا اور جس نے نماز ترک کر دی اس نے دین کی عمارت کو گرا دیا نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہٖ وسلم نے وفات سے قبل بار بار فرمایا کہ نماز اور غلاموں کا خاص خیال رکھنا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عمال اور حکام کو سرکاری حکم بھیج کر متنبہ فرمایا کہ میرے نزدیک تمہارے سب کاموں میں سے نماز بڑی اہم ہے جس نے نماز قائم کی وہ دیگر امور کی بھی پابندی کرتا ہو گا۔ اور جس نے نماز کا خیال نہ رکھا اس سے اور کاموں میں کیا توقع کی جا سکتی ہے؟ نماز بیماری اور تندرستی، سفر و حضر کسی حالت میں معاف نہیں، ہاں البتہ سفر شرعی میں (جو اڑتالیس میل یا اس سے زیادہ ہو) فرائض میں بجائے چار رکعتوں کے صرف دو فرض پڑھنے چاہئیں۔ اور بیماری میں اگر قیام نہیں کر سکتا تو بیٹھ کر پڑھے اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو لیٹ کر اشارہ سے پڑھے۔ حدیث میں آتا ہے کہ جب

بچے سات سال کی عمر تک پہنچ جائیں تو ان کو نماز کا حکم دو اور جب دس سال
تک پہنچ جائیں تو ان کو نماز ترک کرنے کی وجہ سے مارو پیٹو، نیز یہ بھی
خیال رہے کہ اگر نماز تنہائی میں ادا کی جائے تو ایک نماز کا ثواب ملتا ہے
مگر جماعت کے ساتھ پچیس یا ستائیس درجے کا ثواب حاصل ہوتا ہے، اور فجر اور
خصوصاً عصر کی نماز کے ترک پر حدیث میں بڑی وعید آئی ہے۔ نماز میں صفوں
کا درست کرنا نیز پاجامہ، تہبند، شلوار وغیرہ کا ٹخنوں سے اُوپر اُٹھا لینا نہایت
ضروری ہے۔ اسی طرح رکوع اور سجود کا اعتدال اور رکوع کے بعد قومہ اور
دونوں سجدوں کے درمیان جلسہ ضروری ہے ورنہ نماز شرعی قاعدہ کی رُو
سے ادا نہ ہوگی۔ نماز میں دائیں اور بائیں دیکھنا اور بدن لباس وغیرہ سے کھیلنا
اور سر پر تولیہ اور رومال ڈال کر بغیر باندھے لٹکا دینا مکروہ ہے اس کو سدل
کہتے ہیں۔ سجدہ میں بازو زمین پر نہ لگیں ورنہ نماز میں کراہت واقع ہوگی اور نماز
کی روح تو یہ ہے کہ پوری توجہ سے نماز ادا کرے گویا کہ رب تعالیٰ کو اپنی آنکھوں
سے دیکھ رہا ہے اگر یہ درجہ حاصل نہ ہو تو یہ تو سمجھے کہ میں خدا تعالیٰ کے دربار
میں حاضر ہوں، اس سے مناجات کر رہا ہوں، اور وہ مجھے دیکھ رہا ہے اور
یہی نماز حُسنِ قبول کا درجہ پاتی ہے جو حضورِ قلب کے ساتھ ادا کی گئی ہو، کیا ہی
خوب کہا گیا ہے کہ ؎

ارشاد ہے کہ شرک نہ کر اور نماز پڑھ — معنے یہ ہیں کسی کو نہ دیکھ اور ہمیں کو دیکھ

اور نماز میں دیگر شرائط کے علاوہ وقتِ مستحب کی پابندی بھی ضروری ہے ورنہ یہ منافق کی نماز کہلائے گی۔ نماز میں پیشانی اور ناک اچھی طرح زمین پر لگے اور پورے سکون اور خشوع کے ساتھ نماز ادا کی جائے۔

۹- روزہ :-

ارکانِ اسلام میں سے ایک روزہ بھی ہے جو رمضان المبارک کے مہینہ میں ہر مسلمان عاقل، بالغ، تندرست اور مقیم پر فرض ہے۔ ہاں اگر کسی کو ایسی بیماری لاحق ہو جس میں طبیعت یہ فیصلہ کرے کہ میرے لئے روزہ رکھنا اب نہایت دشوار ہے یا کوئی اور مسلمان اور دیندار حکیم اور ڈاکٹر یہ بتلائے کہ تمہارے لئے اس بیماری میں روزہ رکھنا مضر ہے تو اس صورت میں روزہ افطار کرے اور رمضان المبارک میں کھاتا پیتا رہے مگر صحت کے زمانہ میں اتنے ہی روزوں کی قضا لازم اور ضروری ہے یہ قضا خواہ مسلسل اور لگاتار رکھے (اور یہی بہتر ہے کیونکہ زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں) یا لگاتار نہ رکھے دونوں صورتیں درست ہیں۔ ویسے بھی ان امور کی ممانعت ہے مگر روزہ میں جھوٹ، غیبت، گالی گلوچ، مکر اور فریب وغیرہ زیادہ ممنوع ہیں۔ اسی طرح لڑنا جھگڑنا وغیرہ بھی۔ بطرز اڑتالیس میل یا اس سے زیادہ کے سفر میں (اگرچہ ہوائی جہاز، بحری جہاز، ریل گاڑی یا موٹر وغیرہ کے ذریعہ ہو) اگر روزہ سے تکلیف ہو تو روزہ افطار کر سکتا ہے۔ مگر قضا ضروری ہے۔ شیخ فانی (عمر رسیدہ مرد.

اور عورت) اگر روزہ نہ رکھ سکیں تو فدیہ ادا کرتے رہیں، ایک مسکین کو سحری و شام
کھانا کھلائیں یا پونے دو سیر گندم یا اس کی قیمت دے دیں مگر فدیہ کی استطاعت
بھی نہ ہو تو بار بار استغفار کرتے رہیں۔ اسی طرح اگر حاملہ عورت کو اپنی جان
اور بچے کا خطرہ ہو تو روزہ افطار کر سکتی ہے مگر قضا ضروری ہو گی۔ حیض
اور نفاس میں روزہ رکھنا درست نہیں البتہ قضا لازم ہے۔

مسواک کرنے اور ٹیکہ لگوانے سے روزہ میں کوئی خرابی لازم نہیں آتی مگر
کا ٹیکہ مفطر ہے۔ آئینہ دیکھنے اور سرمہ لگانے اور بدن پر تیل وغیرہ کی مالش کرنے سے
بھی روزہ نہیں ٹوٹتا۔ البتہ کان اور ناک میں دوائی اور تیل نہ ڈالے کیوں کہ
اس سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے۔ تھوک اکٹھا کر کے نگلنے سے روزہ مکروہ ہوتا
ہے۔ خود بخود قے آئے تو روزہ نہیں ٹوٹتا، ہاں عمداً قے کرنے سے روزہ
فاسد ہو جاتا ہے، رمضان المبارک میں نمازِ تراویح کا خاص اہتمام کرنا چاہیئے
جو جمہور اُمت کے نزدیک سنّتِ مؤکدہ اور بیس رکعت ہیں اور عشرہ آخیرہ میں
طاق راتوں کے اندر کثرت سے عبادت کرنا چاہیئے کیونکہ ان میں ایک رات
ہزار مہینے سے بہتر ہے، ہمت اور توفیق ہو تو اعتکاف بیٹھے اور یہ سنت ہے
ایسی مسجد میں اعتکاف بیٹھے جہاں جماعت ہوتی ہو جامع مسجد میں بہت ہی
افضل ہے اور اگر کسی دوسری مسجد میں بیٹھا ہو تو جمعہ کی نماز ادا کرنے کے لئے
جا سکتا ہے اور نماز پڑھ کر فوراً واپس چلا جائے، اس اثناء میں اس کا کھانا

پیشاب اور سونا مسجد ہی میں ہو بلا ضرورت طبعی یا شرعی مسجد سے باہر نہ نکلے اور نہ نماز جنازہ میں شریک ہو۔

۱۰- زکوٰۃ:-

اللہ تعالیٰ نے مالدار لوگوں پر غریبوں کی اعانت کے لئے مال میں سے چالیسواں حصہ زکوٰۃ ان پر فرض کی ہے۔ سونا، چاندی، سامان تجارت اور نقد رقم پر زکوٰۃ آتی ہے۔ سونا اور چاندی زیور، سکہ، برتن اور کسی بھی شکل میں ہوں تو ان پر زکوٰۃ لازم ہے اونیٰ نصاب ساڑھے باون تولہ چاندی ہے، اس کا جو بھاؤ بازار میں ہو، اس کا اندازہ کر کے چالیسواں حصہ زکوٰۃ ادا کریں۔ اگر اور کوئی مال زکوٰۃ کا پاس نہ ہو تو سونا ساڑھے سات تولہ ہونا چاہیئے۔ آج بین الاقوامی تجارت کی وجہ سے سونے کا بھاؤ بہت تیز ہو گیا ہے، جب زکوٰۃ فرض ہوئی تھی تو ساڑھے سات تولہ سونا اور ساڑھے باون تولہ چاندی کا تقریباً توازن ایک ہی تھا، باقی مکان، زمین اور گھر کے سامان میں کوئی زکوٰۃ نہیں جب کہ وہ تجارت کے لئے نہ ہوں اگرچہ ان کی قیمت لاکھوں اور کروڑوں روپیوں تک پہنچ جائے۔ اسی طرح جواہرات میں اگرچہ وہ زیور کی شکل میں ہوں کوئی زکوٰۃ نہیں جب تک وہ تجارت کے لئے نہ ہوں زکوٰۃ کے لئے اونیٰ نصاب ساڑھے باون تولہ چاندی ہے لیکن سال گزرنے کے بعد زکوٰۃ فرض ہوگی بشرطیکہ وہ مال قرض سے فارغ اور

ضروریات سے زائد ہو۔ جو لوگ زکوٰۃ ادا نہیں کرتے قیامت کے دن ان کا
مال و زر گنجہ سانپ بن کر انکے گلے کا ہار بن کر انہیں ڈسے گا۔ اور سونا اور چاندی
دوزخ کی آگ میں گرم کرکے اس سے ان کی پیشانی اور پہلو اور پیٹھ داغی جائے گی
زکوٰۃ کے لئے رجب کا مہینہ کوئی شرعی مسئلہ نہیں ہے جب بھی کسی کو مال ملے اور
اس کا سال پورا ہو جائے تو اس پر زکوٰۃ فرض ہوگی جونسا مہینہ ہو۔
زکوٰۃ اپنے اصول یعنی ماں، باپ، دادا، دادی، نانا، نانی کو دینا جائز
نہیں، اسی طرح اپنے فروع یعنی بیٹا، بیٹی اور ان دونوں کی اولاد در اولاد کو بھی
جائز نہیں، باقی بھائی بہن، چچا، اور پھوپھی وغیرہ کو دی جا سکتی ہے، بشرطیکہ
وہ سید نہ ہوں اسی طرح شرعی کافر کو (اگرچہ وہ کلمہ بھی پڑھتا ہو مگر ضروریات
دین میں سے کسی چیز کا منکر یا ماوّل ہو) بھی زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے اور نہ غنی کو
جو خود قربانی اور صدقہ فطر ادا کرنے کی استطاعت رکھتا ہو۔ اگر کسی شخص کے
پاس کپڑے، برتن، اور گھر کا اثر سامان ہو جو ضروریات اور قرض سے فارغ ہو
تو اس پر قربانی اور صدقہ فطر دونوں واجب ہیں اگرچہ وہ سامان تجارت کے
لئے نہ بھی ہو۔ اور سید بھی زکوٰۃ، عشر، صدقہ فطر اور نذر و منت وغیرہ واجب
قسم کے صدقات نہیں لے سکتے۔ اور سید حضرت علیؓ، حضرت عباسؓ، حضرت
عقیلؓ، حضرت جعفرؓ اور حضرت حارث کی اولاد ہے۔ ایک قبیلہ اور جگہ کی زکوٰۃ
دوسری جگہ لے جانا مکروہ ہے۔ ہاں مگر جب کہ وہاں کے لوگ دین کے لئے

کیا وہ مفید یا محتاج زیادہ ہوں۔

زکوٰۃ میں سونا، چاندی یا ان کی قیمت دینا دونوں جائز ہیں۔ زکوٰۃ کی رقم مسجد یا بے وارث میت کے کفن پر نہیں صرف کی جا سکتی۔ زمین کی پیداوار میں بھی زکوٰۃ ہے، جس کو عشر کہتے ہیں۔ بارانی زمین پر دسواں حصہ اور چاہی وغیرہ پر بیسواں حصہ آتا ہے۔ اس میں نہ تو کوئی نصاب شرط ہے اور نہ قرض اور حاجت سے زائد ہونے کی کوئی قید ہے۔ اناج کے علاوہ تمام ترکاریاں اور پھلوں میں بھی حسب دستور عشر ہے۔

۱۱- حج :-

اگر کسی شخص کے پاس اتنا مال ہو کہ اس کے اہل و عیال کے خرچ سے زائد ہے اور وہ مقروض بھی نہیں یا قرض کی رقم سے مال زائد ہے اور حج کے لئے اس کی آمد و رفت کا خرچ بھی پورا ہوتا ہے اور وہ شخص آنکھوں اور ٹانگوں سے معذور بھی نہیں بلکہ تندرست بھی ہے اور راستہ بھی پُر امن ہے تو اس شخص پر حج فرض ہے اس میں بلا عذر شرعی اگر تاخیر کریگا تو گنہگار ہوگا، کیونکہ زندگی کا کوئی علم نہیں کہ کتنی باقی ہے، مگر حرام مال سے حج کرنا یا محض دنیا کو دکھانے کے لئے حج کرنا اس پر بجائے ثواب کے الٹا عذاب ہوگا، اسی طرح جو مال شرعی وارثوں پر تقسیم نہ ہوا ہو تو مشترکہ مال سے حج کرنا جس میں دوسرے وارثوں کا حق بھی شامل ہے سخت گناہ ہے۔

جو مسلمان صحیح العقیدہ حلال اور طیب مال سے حج کرتا ہے اور سفر حج میں کوئی فسق و فجور اور گناہ نہیں کرتا اور شریعت کے بتلائے ہوئے طریقہ پر حج کرتا ہے۔ تو حدیث شریف میں آتا ہے کہ اس کی بخشش ہو جاتی ہے اور گناہوں سے اس طرح پاک صاف ہو جاتا ہے جیسا کہ ابھی وہ ماں کے پیٹ سے (معصوم) پیدا ہوا ہے مگر حقوق العباد بغیر ادا کئے یا ان سے معافی لئے بدون ہرگز ادا نہیں ہوتے اور نہ معاف ہوتے ہیں۔

۱۲۔ نکاح:۔

اصلاح عقائد اور ارکان خمسہ کی ادائیگی کے بعد جوان اور تندرست آدمی کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ شادی کرے کیونکہ ایمان محفوظ رکھنے کا یہی طریقہ ہے۔ حدیث میں نکاح کو نصف دین کہا گیا ہے اگر والدین نے اپنی اولاد کا بروقت نکاح نہ کیا اور ان سے کوئی گناہ سرزد ہوا تو اس کا وبال اور گناہ ماں باپ پر بھی عائد ہوگا۔ اس بے پردگی کے دور اور فلمی زمانہ میں ماں باپ پر یہ اور بھی ضروری ہے کہ وہ اپنی اولاد کی علم دین کے ذریعہ سے خوب تربیت کریں اور ان کی زندگی بہتر بنانے اور ان کو پاک دامن رکھنے کے لئے بروقت شادی کا انتظام بھی کریں۔ شادی میں مال و شکل حسن و جمال کا خیال اور لحاظ بھی مذموم نہیں مگر صحیح العقیدہ، نیک اور دیندار لڑکا اور لڑکی سب سے مقدم رکھیئے کہیں ایسا نہ ہو کہ دنیا کی عارضی اور فانی زندگی بہتر بناتے بناتے اپنی اولاد کی تیج

کا آئینہ حسن ہی نہ بنا دیں۔ غرضیکہ صورت سے زیادہ سیرت کا خیال رکھیے بقول اکبر۔

سیرت پر نظر چاہیئے صورت سے زیادہ

۱۳۔ حلال رزق کمانا۔

ضروری عبادات کے ادا کر لینے کے بعد یہ بھی ایک عبادت ہے کہ حلال وطیب روزی کما کر ماں باپ اور بیوی و اولاد وغیرہ کے لئے نان و نفقہ مہیا کیا جائے اور آدمی دوسروں پر بوجھ بن کر باعثِ پریشانی نہ ہو۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے صحیح اور تندرست آدمی سے راضی نہیں ہوتا جو ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھا ہے اور محنت مشقت کر کے روزی نہ کمائے۔ قرآن کریم میں بھی کسبِ حلال پر کافی زور دیا گیا ہے اور حدیث میں تو سیر حاصل بحث اس پر موجود ہے۔

اوامر و نواہی سے چند مختلف اور متفرق احکام بلا لحاظ ترتیب کے عرض کئے جاتے ہیں، ان پر بھی طائرانہ نگاہ ڈال لیجئے:۔

۱۴۔ سچ:۔

سچائی ایک ایسی عمدہ صفت اور خوبی ہے کہ اللہ تعالیٰ بھی راضی ہوتا ہے۔ اور دُنیا کی نگاہوں میں بھی سچے آدمی کی قدر و قیمت ہوتی ہے اور سچائی ہی انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی پہلی علامت قرار دی گئی ہے۔ لہٰذا آدمی پر لازم ہے کہ ہمیشہ سچ کہے اور ایسے ہی لوگوں کو اپنا دوست بنائے جو سچے ہوں کیونکہ سچ ہی نجات کا ذریعہ ہے۔ اور اس سے اللہ تعالیٰ کی رضا اور جنت کی

راہ نصیب ہوتی ہے۔

۱۵۔جھوٹ:۔

جھوٹ فسق و فجور کی طرف دعوت دیتا ہے اور جھوٹے آدمی پر خدا تعالےٰ اور مخلوق کی لعنت ہوتی ہے۔ جھوٹ منافق کی علامت ہے۔ اور جھوٹ دوزخ کی طرف لے جانے کا باعث ہوتا ہے۔ یہ بھی نرا جھوٹ ہے کہ جہاں مہمان ہو کر انسان جائے اور وہ کھانا اور پانی وغیرہ پیش کریں اور یہ باوجود ضرورت کے کہے کہ مجھے ضرورت نہیں ہے۔

۱۶۔نرمی:۔

نرمی کو اللہ تعالیٰ بہت ہی پسند کرتے ہیں جو شخص نرمی سے محروم رہتا ہے۔ وہ بھلائی سے محروم رہتا ہے۔ والدین کے ساتھ نرمی کا بدلہ جنت ہے فرعون کے مقابلہ میں بھی اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کو نرمی کرنے کا حکم دیا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نرم خو ہونا اللہ تعالےٰ کی ایک خاص رحمت میں گردانا گیا ہے اور آپ نے صحابہ کرام سے فرمایا کہ تم نرمی کیا کرو اللہ تعالیٰ نے تمہیں سختی کرنے کے لئے نہیں بھیجا اور حقیقت یہ ہے کہ نرمی سے سخت دشمن کو سلام کیا جا سکتا ہے۔

۱۷۔غصہ:۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ پہلوان وہ نہیں جو دوسرے کو پچھاڑ دے

بلکہ غصہ پر قابو پانے والا پہلوان ہوتا ہے اور قرآن کریم میں نیک لوگوں کی علامات میں سے غصہ پی جانا بھی شمار کیا گیا ہے۔ غصہ کرنے والے کی ابتدائی طور پر بخشش نہ ہوگی (ادب المفرد) غصہ آگ کا ایک حصہ ہے جس سے شیطان کی پیدائش ہوتی ہے۔ لہذا جب غصہ آجائے تو پانی پینا چاہیے اگر کھڑا ہو تو بیٹھ جائے۔ اور جلدی سے غصہ میں آنا اچھا نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ تحمل کو بہت پسند کرتا ہے اور حلیم خدا کا مقبول ہوتا ہے۔

۱۸۔ سخاوت :-

سخاوت مومن کی علامت ہے۔ انسان اپنی زندگی میں جو کچھ برائے خدا دے جاتا ہے وہی اس کا ہوتا ہے۔ اور وہ سب صدقات سے بہتر ہے اور صدقات کی برکت سے بہت سی مصیبتیں انسان سے ٹل جاتی ہیں اور سخی کی موت بھی بڑی آسانی سے ہوتی ہے۔

۱۹۔ بخل :-

بخل ایک نہایت مذموم صفت ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ بخل وایمان ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے۔ بخل مال کا بھی ہوتا ہے اور علم کا بھی اور حدیث شریف میں آتا ہے کہ جو شخص علم کو چھپائے گا قیامت کے دن اس کے منہ میں آگ کی لگام ڈال جائے گی۔ اور بخل بدن کا بھی ہوتا ہے کہ کسی کمزور اور ضعیف کا کام باوجود ہمت اور فرصت ہونے کے نہ کرے۔ یہ

کی بُری خصلتوں میں سے ایک بخل میں بیان ہوئی ہے۔

۲۰۔ حسد :۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح خشک لکڑیوں کو آگ جلا دیتی ہے۔ حسد یہ ہے کہ کسی کی کوئی خوبی دیکھ کر جلتا ہے اور یہ خیال کرے کہ اس کو یہ کیوں ملی ہے ہم مجھے کیوں نہیں ملی؟ یا یہ کہ چلو مجھے نہیں ملی تو نہ سہی خدا کرے کہ اس کے پاس بھی یہ نہ رہے۔ اور قرآن کریم میں حسد سے پناہ مانگنے کا طریقہ بتایا ہے :۔

وَ مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ (پ۳۰۔ الفلق) کہ میں حسد کرنے والے کی شرارت سے بھی پناہ لیتا ہوں جب کہ وہ حسد پر اُتر آئے۔

۲۱۔ حفظِ لِسان :۔

حدیث میں آتا ہے کہ مسلمان کی یہ ایک بہت بڑی خوبی ہے کہ وہ لایعنی کاموں اور باتوں میں مشغول نہ رہے۔ نیز فرمایا کہ جو شخص اپنی شرمگاہ اور زبان کی حفاظت کرے وہ شخص جنت میں جائیگا۔ اوکما قال۔ اور فرمایا کہ دوزخ میں لے جانے والی چیزوں میں سے ایک بیباک گفتگو بھی ہے جو آدمی کو اوندھا کر کے جہنم میں لیجائے گی۔ اور فرمایا کہ دوزخ میں جانے والی اکثر عورتیں ہیں کیونکہ وہ طعن و لعن کرتی ہیں۔ اور خاوند کی ناشکری کرتی ہیں۔

۲۲۔ اِستقامت :۔ دشمن کا مقابلہ کرو تو ثابت قدم رہو۔ اِستقامت اور صبر کا

پھل میٹھا ہوتا ہے۔ استقامت مومن کی بڑی علامت ہے۔ اپنے صحیح اور حق راستہ کو کبھی نہ چھوڑو۔

۲۳۔ دو رُخا پن :-

ایک ہی طرف ہو کر رہو یہ نہ کرو کہ کبھی ادھر کبھی اُدھر ایسا آدمی پکا منافق ہوتا ہے۔ ایسا آدمی قبیلوں کے اندر جنگ چھیڑ دیتا ہے ایسے شخص کے لئے جہنم میں آگ کی دو زبانیں ہونگی۔ (نعوذ باللہ منہ)

۲۴۔ خوش کلامی :-

اچھی بات کہو ورنہ سکوت ہی اختیار کرو۔ دوزخ سے بچو اگرچہ اچھی بات سے ہی ہو، ورنہ خاموش رہو۔ زبان کو محفوظ رکھو ورنہ یہ جہنم کی طرف لے جائیگی۔ سارے اعضا زبان کے آگے ہاتھ جوڑتے ہیں کہ چپ درست رہنا ورنہ ہماری خیر نہیں۔

۲۵۔ غیبت :-

غیبت کرنے والا اپنے مرُدے بھائی کا گوشت کھاتا ہے بھلا کون اس کو پسند کر سکتا ہے؟ جو چیز کسی کے سامنے پیش کی جائے تو اُسے کلفت ہو اُسے غائبانہ پیش کرنے کو غیبت کہتے ہیں۔ اگر وہ فعل اس میں نہیں ہے تو وہ بہتان ہوگا غیبت نہ ہوگی۔ عملاً بھی غیبت ہوتی ہے کہ کسی کی نقل اتارے۔

۲۶۔ درگذر کرنا :- دن میں ستر دفعہ اپنے خادم اور غلام سے درگذر کرو۔

لوگ کہتے ہیں کہ معاف دینے میں توہین ہے حالانکہ خدا تعالیٰ کے ہاں اُسے عزت ملتی ہے۔ مومنوں کی صفت یہ ہے کہ وہ درگذر کر دیا کریں اور اپنے سے کوئی بدلہ نہ لیں، اگر لیں تو صرف خدا تعالیٰ کی نافرمانی پر لیں۔

۲۷۔ طمع و حرص:۔

انسان کے پیٹ کو خاک ہی پُر کرے گی۔ انسان بوڑھا ہوتا ہے اور عمر اور مال کی حرص زیادہ ہوتی جاتی ہے۔ پہلوں کو بھی حرص نے برباد کیا کہ یہی وجہ قتل و غارت ہوئی۔ حرص کا مبدأ عموماً تین چیزیں ہیں زر، زن، زمین۔

۲۸۔ احسان:۔

غریب آدمی کو قرضہ معاف کرنے کا صلہ جنّت ہے، قرض دار کو مہلت دینے والا عرش کے سایہ میں ہوگا۔ جانور کو ذبح کرو تو چھری کو تیز کر لو۔ جو تم پر ظلم کرے تو تم اس سے احسان کرو۔ اوّل تو صدقہ کرو۔ ورنہ لوگوں کو اذیّت نہ پہنچاؤ یہی تمہارا صدقہ تصور ہوگا۔

۲۹۔ غدّاری:

ہر غدّار کے لئے قیامت کے دن غدر کا جھنڈا ہوگا۔ کسی کو تسلی دے کر اُسے قتل کر دینا دین سے خارج ہونا ہے۔ مسلمان کی شان سے غدر بہت ہی بعید ہے۔ غدّار فاسق ہوتا ہے۔ جو دھوکہ پر تُلا رہتا ہے۔

۳۰۔ شرم و حیاء:۔ اللہ تعالیٰ اس بندے سے حیا کرتا ہے۔ جس نے دُعا

کے لئے ہاتھ اٹھایا ہو اور وہ خالی لوٹا دے۔ حیا ایمان کا ایک حصہ ہے۔ مردوں کو چاہیے کہ غیر عورتوں کو نہ دیکھیں۔ عورتوں کو بھی حکم ہے کہ غیر مردوں کو نہ دیکھا کریں۔

۳۱۔ خیانت:۔

منافق کی کچھ علامات یہ ہیں:۔

خیانت کرنا، جھوٹ کہنا، گالی دینا، اور وعدہ خلافی کرنا۔ خیانت سے پناہ مانگا کرو۔ خیانت صرف مال ہی میں نہیں ہوتی، بلکہ علم میں بھی ہوتی ہے۔ خائن لوگوں کی نظروں میں بھی معیوب ہوتا ہے اور خالق کے ہاں بھی۔ یہ بھی خیانت ہے کہ جہاں بات نہیں بتلانی تھی، وہاں بتلا دی جائے۔

۳۲۔ عدل و مساوات:۔

عرش کے سایہ میں رہنے والوں میں سے ایک امام عادل بھی ہوگا۔ خدا تمہیں عدل و انصاف کا حکم دیتا ہے۔ جس حکومت میں عدل نہ ہو وہ شل ہاتھ کی طرح ہے۔ انصاف کرنے میں باپ بیٹے یا رشتہ داری کا کوئی لحاظ نہ کرنا چاہیئے۔ خدا تعالیٰ کو راضی کرنا بہتر ہے مخلوق کے راضی رکھنے کو۔

۳۳۔ خوشامد اور مداحی:۔

جو شخص کسی کے منہ پر تعریف کرے، اس کے منہ میں خاک ڈالو۔ جو کسی کے منہ پر تعریف کرتا ہے، تو گویا وہ اس کی گردن اڑاتا ہے۔ اگر

کسی کی تعریف کرنی ہو تو یوں کہے کہ میرا گمان یہ ہے کہ وہ ایسا ہوگا یا ایسا ہے۔ کیونکہ حقیقت تو اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہے۔ اور اگر اُسے سنا کر کہا تو وہ سمجھنے لگے گا کہ واقعی میں ایسا ہوں۔ پھر اور تکبّر کرنے لگیگا۔

۳۴۔ایثار:۔

دُوسروں کو اپنے اُوپر ترجیح دینا مومنوں کا کام ہے۔ وہ خود بھوکے رہتے ہیں مگر دوسروں کو کھلاتے ہیں مگر یہ عزم اور استقلال والوں کا کام ہے۔

۳۵۔ دھوکہ دینا:۔

جو شخص کسی کو دھوکہ دے کر اس کی زمین و مکان پر قبضہ کرے تو وہ جہنمی ہے، جو مسلمانوں سے دھوکہ کرے وہ اسلام سے خارج سمجھا جائیگا۔ ایسے فریب کاروں سے خدا تعالیٰ قیامت کے دن بات بھی نہ کرے گا۔

۳۶۔ خود داری:۔

اپنی پوزیشن کو بہت بلند رکھنا یہ سچے مومن کی علامت ہے اس کے چہرے سے بھی کبھی سوال کی بُو نہ آئے۔ دیکھنے والا یہی سمجھے کہ یہ بھی مالدار ہے۔ کسی سے متاثر ہو کر حق نہ چھپائے سنّت کی پابندی میں کسی ملامت کی پرواہ نہ کرے اور بدعت سے متنفّر رہ کر ہمیشہ اجتناب کرتا ہے۔

۳۷۔چغلخوری:۔

چغلخوری کرنے والا جنّت میں نہیں داخل ہو سکتا۔ جو جاسوسی کرے

اور لوگوں کے بھید تلاش کرے وہ بھی جنت سے محروم ہوگا۔ لوگوں کے عیوب تلاش نہ کرو۔ اگر خدا نے چاہا تو تمہیں گھروں میں ذلیل کر دے گا۔ کسی کے دروازے کے سوراخوں سے اندر جھانک کر دیکھنا حرام ہے۔ ایسے شخص کی اگر کوئی آنکھ نکال دے تو اُسے تاوان لازم نہ ہوگا (حدیث) عورتوں کے اندر یہ بیماری بکثرت ہوتی ہے۔ لیکن مرد بھی خالی نہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس سے بچائے آمین

۲۸۔ امانت:۔

امانت ادا کرو جس سے تم نے لی ہے۔ مال ہو یا قولی یا علمی، امین ہونا پیغمبروں کی بڑی صفت ہے، علم بہت بڑی امانت ہے۔ امین آدمی کو تمام مخلوق دوست رکھتی ہے، جو تم سے مشورہ کرتے وقت ادھر اُدھر دیکھے اس کی بات کسی کو نہ بتاؤ۔ مرد کو اپنی بیوی کے اور بیوی کو اپنے مرد کے خاص حالات اپنے دوستوں اور سہیلیوں سے کہنا، امانت کی دیوار توڑنا ہے۔

۲۹۔ بدگمانی:۔

بدگمانی بُری چیز ہے اور قبیلوں کے اندر لڑائی کا سبب بن جاتی ہے بہت سی بدگمانیاں محض توہمات پر مبنی ہوتی ہیں۔ اگر کسی کو تمہارے قول و فعل سے بدگمانی ہو تو اُسے دُور کرنے کی فوراً کوشش کرو۔ شیطان انسان کے رگ و ریشے میں سرایت کئے ہوئے ہے، لہذا بدگمانی سے خوب پرہیز کرو۔ توہمات اور تدویر شیطان سے بچنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔

۴۰- پڑوسیوں سے برتاؤ۔

پڑوسی کے بہت کچھ حقوق ہوتے ہیں۔ جو کچھ پکاؤ پڑوسیوں کو اس میں سے دو۔ نمک، مرچ، ہلدی، دیگچہ، کلہاڑی وغیرہ نہ روکو، ایسی استعمال کی چیزیں نہ دینا گناہ ہے، آگ اور گھریلو سامان برتنے کے لئے نہ دینا بخل کی علامت ہے، جس کا دروازہ تم سے قریب ہو اس کے حقوق بہت ہیں۔

۴۱- ناپ تول میں کمی کرنا۔

صحیح پیمانے اور ترازو سے تول کر دو۔ اس شخص کی ہلاکت ہو جو لوگوں سے تو پورا پورا لے، مگر دینے میں کم تولے، مسلمان کا شیوہ کم تولنا نہیں، بلکہ پورا پورا دے۔ قرآن و حدیث میں بوضاحت یہ مسئلہ پیش کر دیا گیا ہے کہ کم تولنا اور کم ناپنا گناہ اور مذموم ہے۔

۴۲- حقوقِ والدین۔

ماں باپ کی دنیاوی معاملات میں اطاعت ضروری ہے، جب شرک اور کفر وغیرہ کا حکم کریں تو نہ مانو۔ جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے۔ خالہ چچا، اور تمام رشتہ داروں کی عزت کرو۔ پہلے والدین کو دو پھر خود کھاؤ ان کے ہوتے ہوئے اپنی رائے نہ برتو۔ بہو کو چاہیئے کہ اپنی ساس و خسر کو ماں باپ سمجھے اپنی بہو کو اپنی بیٹی سمجھیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے توحید کے بعد والدین کے ساتھ احسان کی تاکید کی ہے۔

۴۳- بہتانی :-

——— جو کام کسی نے کیا نہیں، اسکو اسکی طرف نہ منسوب کرو ورنہ مجرم ہو جاؤ گے۔ معمولی سے شبہ میں کسی کو زانی یا لوطی کہہ دینا سخت جرم ہے۔ عورتوں کی عادت ہے کہ معمولی شبہ پر بھی کسی کو چھنال وغیرہ کہہ دیتی ہیں۔ جو شخص کسی کی ماں بہن پر تہمت لگائے۔ شریعت اس پر اسّی کوڑے سزا لگاتی ہے۔

۴۴- وراثت :-

——— جو شخص وراثت کو قرآن کریم کے ماتحت نہیں تقسیم کرتا وہ باغی ہے۔ بہنوں اور بیٹیوں کو ان کے حقوق وراثت ادا کرو۔ زمین ہو یا مکان یا کوئی سامان سب میں ان کا حق ہے۔ جس شخص کو شرعاً وراثت نہیں پہنچتی۔ مگر قانون باطل میں اس کو مل سکتی ہے تو اس کے لئے وہ حرام ہے ہرگز نہ لے ورنہ وہ حقوقِ انسانی کو پامال کرنے والا مجرم بنے گا۔ اور بدوں صاحبِ حق کے معاف کرنے کے اس کو معافی بھی نہیں مل سکے گی۔

۴۵- چوری :-

——— چور مرد اور عورت کا دایاں ہاتھ کاٹنے کا حکم ہے جب کہ نصاب اور دیگر شرطیں موجود ہوں۔ جب چوری کرتا ہے تو اس کا ایمان رخصت ہو جاتا ہے۔ چوری حقوق العباد میں سے ہے۔ یہ توبہ سے

بھی معاف نہیں ہوتی۔ حقوق العباد میں جب تک صاحبِ حق کو اس کا حق نہ دیا جائے گا یا معافی نہ لی جائے گی تو خدا تعالیٰ بھی معاف نہیں کرتا۔ چوری کے مال سے حج، صدقہ اور خیرات کرنا بجائے ثواب کے کفر ہے۔ اگر اس پر ثواب کی نیت کی جائے۔ چور کو تمام مال و متاع قیامت کے دن اپنے کندھے پر اٹھا کر میدانِ محشر میں لانا ہو گا جو سب سے زیادہ شرمندگی کا وقت ہو گا۔

۴۶۔ چھپا کر لینا:۔

——— چند آدمیوں کا مال شریک تھا۔ ایک نے خفیہ طور پر اس میں سے کچھ لے لیا تو یہ حرام ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ ایسا شخص جہنمی ہو گا۔

۴۷۔ رشوت:۔

حدیث میں آتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی لعنت ہوتی ہے رشوت لینے والے پر بھی، اور دینے والے پر بھی۔ اور جو شخص ان دونوں کا آپس میں جوڑ ملاتا ہے، اس پر بھی۔

۴۸۔ سُود:۔

حدیث میں آتا ہے کہ لعنت ہو سود لینے والے پر دینے والے پر لکھنے والے، اور گواہوں پر۔ قرآن کریم میں ہے کہ سود سے باز نہ آنے والے کو

خدا تعالیٰ اور اس کے رسول سے جنگ کرنے کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔
(العیاذ باللہ)

۴۹- ظلم:-

حدیث میں ہے کہ مظلوم کو قیامت کے دن ظالم کی نیکیاں دے کر دی جائیں گی بقدر ظلم، اگر نیکی نہ ہوئی تو مظلوم کا گناہ (بقدر ظلم) ظالم پر لاد دیا جائے گا۔

۵۰- شراب نوشی:-

حدیث میں آتا ہے کہ جو شخص شراب پیتا ہے اسکا ایمان رخصت ہو جاتا ہے، شراب بیچنا، خریدنا، اٹھانا، بنانا وغیرہ سب حرام ہے علاج کے لئے بھی شریعت شراب استعمال کرنے کی اجازت نہیں دیتی۔ نہ اندرونی طور پر اور نہ بیرونی طور پر حتی کہ چھوٹے بچوں کے لئے بھی۔

۵۱- زنا:-

دنیا کے تمام مذاہب متفق ہیں کہ زنا بری چیز ہے زانی سے زنا کے وقت ایمان رخصت ہو جاتا ہے اور مرنے کے بعد اس کو تنگ تنور میں تا قیامت عذاب ہوتا رہتا ہے۔

۵۲- ناشکری:-

بہت سی عورتیں ناشکری کی وجہ سے جہنم میں جاتی ہیں، ناشکری کرنا گویا جہنم کا ایک راستہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ناشکری سے محفوظ رکھے۔

۵۳۔ فخر :-

دوسروں کو ذلیل و حقیر سمجھنا بڑا گناہ ہے۔ فخر اور تکبر ہی کی وجہ سے ابلیس راندۂ درگاہ ہوا تھا۔

۵۴۔ اِسبال :-

ٹخنوں سے پاجامہ یا تہمد نیچا رکھنا جہنم میں جانا ہے اور ایسے لوگوں سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کلام نہیں کرے گا۔

۵۵۔ کُفو :-

کفو کا مسئلہ تو صحیح ہے مگر نہ ایسا جیسا کہ ہم نے سمجھ لیا ہے، زیادہ ذات پات کا سوال ہندوؤں سے ماخوذ ہے۔ اسلام اتنی تشدید کا ہرگز قائل نہیں ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی پھوپھی زاد ہمشیرہ حضرت زینبؓ کا نکاح ایک غلام (حضرت زیدؓ بن حارثہ) سے کیا تھا۔ دیندار کا تلاش کرنا ضروری تھا، مگر اب لوگ بے دین کو دیتے ہیں صرف مال کی خاطر۔

۵۶۔ حق تلفی :-

بیٹی کی شادی میں اپنی بہو کا سامان جہیز کے طور پر اس کی مرضی کے خلاف دینا حرام ہے، بیوی کا مہر بھی دینا اسی طرح ضروری ہے جس طرح کہ دوسرا قرضہ جب کہ اس نے وصول نہ کیا ہو اور نہ معاف

کیا ہو جس کی ایک سے زائد بیویاں ہوں انکے کھانے ، پینے ، اُٹھنے ، بیٹھنے اور شب باشی میں مساوات اور برابری نہ کرنے والا گنہگار ہو گا۔ بعض لوگ بیٹیوں کو شادی کے وقت جہیز ہی کو ان کی وراثت کا حق سمجھتے ہیں یہ غلط ہے ، بلکہ ان کو ماں باپ کی وراثت سے باقاعدہ حصّہ ملے گا۔

۵۷۔ نکاحِ بیوگان :۔

بیوہ عورت کا نکاح کرنا ، اپنی عصمت کو بچانا ہے۔ بیوہ عورت کے نکاح کو منحوس سمجھنے والے خود منحوس ہوتے ہیں۔ جب عورت جوان ہو اور شادی نہ کرے تو گنہگار ہو گی۔

۵۸۔ غریب پروری :۔

غریبوں کی رعایت کرنی اسلامی فریضہ ہے جس غریب کی لڑکی نوجوان ہو اس کے رشتہ داروں اور محلہ والوں کا اسلامی فریضہ ہے کہ اس کی شادی کا انتظام کریں۔ اسی طرح غریب مرد کا۔

۵۹۔ سلام کی کثرت :۔

ہر مسلمان کو سلام کہو ، سلام کہنا سنّت ہے۔ مگر جواب دینا واجب ہے ، چھوٹے ، بڑوں کو ، سوار پیدل چلنے والوں کو اور چلنے پھرنے والے بیٹھنے والوں کو سلام کہیں۔ جان پہچان والے اور ناواقف ہر ایک مسلمان کو سلام کہنا چاہیئے۔

۶۰- مسلمان کی پہچان :-

مسلمان وہ ہے جو دُوسرے مسلمان کو تکلیف نہ دے، نہ زبان سے نہ ہاتھ سے اور نہ قلم سے۔

۶۱- امر بالمعروف :-

نیک کاموں کا حکم نہ کرنے والا باوجود استطاعت کے مکمل مسلمان نہیں ہوتا۔ ہر ایک پر فرض ہے کہ بقدر طاقت نیکیوں کا حکم کریں اور برائیوں سے روکیں ورنہ سب مجرم ہوں گے۔

۶۲- تلاوتِ قرآن :-

قرآن خود پڑھو اور بچوں کو پڑھاؤ۔ جو شخص قرآن کریم پر عمل نہیں کرتا۔ قرآن اس پر حجت ہوگا۔ قرآن کریم اس کو پڑھنے والے اور عمل کرنے والے کی سفارش کرے گا۔ جس آدمی نے قرآن پڑھا اور اس پر عمل کیا تو اس کے والدین کو قیامت کے دن ایک روشن تاج پہنایا جائیگا۔ جو سورج کی طرح چمکیلا ہوگا۔ جب ان والدین کے لئے جنہوں نے اپنی اولاد کو قرآن پڑھایا تھا یہ درجہ ہوگا تو خود عمل کرنے والے کا درجہ خود سمجھ لیں جس شخص نے قرآن پڑھا ہوگا، اس کو دس رشتہ داروں کے حق میں (جن کے لئے جہنم ضروری ہو چکی ہوگی) شفاعت کا حق حاصل ہوگا۔ قرآن پاک کو اپنی زبان میں سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیئے تاکہ حقیقت

معلوم ہو سکے۔

۶۳ - بعض ضروری مسائل :-

عورت کا ذبیحہ کھانا بھی جائز ہے۔ اس چاقو اور چھری سے ذبح کیا ہوا جانور بھی حلال ہے جس کے ساتھ لکڑی اور ہڈی وغیرہ ہو۔ دونوں عیدوں کے درمیان بھی نکاح کرنا جائز ہے۔ السلام علیکم کہتے وقت ماتھے پر ہاتھ رکھنا خلافِ شرع ہے۔ طاعون کے وقت لوگ آذانیں دیتے ہیں، اس کی بھی کوئی اصل نہیں، مریدنی کو پیر سے بھی پردہ کرنا ضروری ہے۔

بعض لوگ مسجد میں کھڑے ہو کر دستار باندھنے سے روکتے ہیں۔ اس کی بھی کوئی اصل نہیں۔ بعض لوگ جب عید وغیرہ کا چاند دیکھتے ہیں تو سلام کرتے ہیں، اس کا بھی کوئی ثبوت نہیں۔ بعض لوگ اذان میں ہاتھ چومنے لگتے ہیں، اس کا بھی کسی صحیح حدیث سے ثبوت نہیں بلکہ اس مضمون کی تمام حدیثیں جعلی ہیں (تیسیر المقال للسیوطی رح)

۶۴ - فضول خرچی :-

قبروں پر کسی بھی قسم کے چراغاں روشن کرنے والوں پر خدا کی لعنت ہوتی ہے۔ شادیوں پر بے محل روپیہ صرف کرنا اور باجے بجانے والوں کو دینا سب حرام ہے۔ اور شیطان کا بھائی بنتا ہے۔ بعض

جاہل پیر قوالی اور گانے بجانے کو جائز سمجھتے ہیں یہ قطعاً حرام ہے۔ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ تو اس پر سخت قسم کا فتویٰ دیتے ہیں۔

۶۵- اَوْهَامْ پَرَسْتِی :-

چکی کا ہتھ چھوٹنے سے عورتیں مہمان آنے کا شگون لیتی ہیں یہ مہمل بات ہے۔ صحنک سے آٹا اڑنے اور کوا بولنے سے بھی شگون لیتی ہیں، یہ بھی مہمل بات ہے۔ جب کوئی سفر کو جاتا ہے تو جھاڑو سے روکتی ہیں کہ فلاں ابھی سفر کو گیا ہے۔ یہ بیہودہ بات ہے۔ منگل کے سفر کو بعض لوگ منحوس سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ "منگل بدھ نہ جائیں پہاڑ۔ آویں جیتی بازی ہار" یہ نری خرافات ہے۔

جہلاء کا خیال ہے کہ جمعرات کو مُردوں کی روحیں گھروں کو آتی ہیں، یہ واہیات بات ہے اور جو روایتیں اس سلسلہ میں آتی ہیں وہ لوگوں نے حلوے مانڈے کے لئے بنائی ہیں۔ ان میں کوئی صحیح نہیں ہے۔

عوام نذر و نیاز کی چیز مسجد میں لا کر تقسیم کرتے ہیں، حالانکہ وہاں سید اور غنی بھی ہوتے ہیں جن کو دینے سے نذر ادا نہیں ہوتی، لہٰذا اس کا خاص خیال رکھنا چاہئے۔

جب کسی عورت کے ہاں بچہ پیدا ہوتا ہے تو لوگ اس کے ہاتھ

کھانا، پینا درست نہیں سمجھتے یہ بھی غلط ہے، کھاپی سکتے ہیں جب کہ ظاہری پلیدی ہاتھ میں نہ ہو۔ کسی کا ستر کھلا دیکھنے سے عوام سمجھتے ہیں کہ وضو ٹوٹ جاتا ہے، یہ غلط ہے، ہاں کسی کے ستر کو دیکھنا درست نہیں، ناف سے گھٹنے تک ستر ہے۔ اس میں سے کوئی حصہ بھی ننگا ہو تو درست نہیں اور دیکھنے والا بھی گنہگار ہوگا۔ کبڈی اور کشتی کرنے والے غور کریں۔ ایک کی بیماری دوسرے کو نہیں لگتی، یہ انگریزی اصول ہے، محمدیؐ نہیں ہے، ہاں سدِ ذرائع کے طور پر اپنے عقیدہ کو مضبوط رکھنے کے لئے پرہیز کرنے میں کوئی گناہ نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی خوشنودی اور رضا نصیب کرے، اور ہمارے گناہوں سے درگذر فرمائے۔ اگرچہ ہم بہت گنہگار ہیں، مگر

مرے گناہ زیادہ ہیں یا تیری رحمت
کریم تو ہی بتا دے حساب کرکے مجھے

وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ جَمِیْعِ اُمَّتِہٖ (آمین)

احقر ابوالزاہد محمد سرفراز خان صفدر خطیب جامع گکھڑ مدرس مدرسہ نصرۃ العلوم

ضمیمہ

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ کی کتاب حیوٰۃ المسلمین سے دو ضروری باتیں اس کتابچہ میں عرض کر دی جائیں، اگرچہ موصوف کے دونوں مضامین خاصے لمبے ہیں۔ مگر ہم صرف ان کا ابتدائی اور کچھ حصہ ہی عرض کرتے ہیں، تاکہ عوام کو ان سے فائدہ پہنچے۔

اِمْتِیَازُ قَوْمِیْ:-

یعنی اپنا لباس اپنی وضع اپنی بول چال اپنا برتاؤ غیر مذہب والوں سے الگ رکھنا دوسری قوموں کی وضع و عادت بلا ضرورت اختیار کرنے کو شریعت نے منع کیا ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ من تشبّہ بقوم فھو منھم (ابوداؤد جلد ۲ ص ۲۰۳) کہ جس شخص نے کسی قوم سے مشابہت اختیار کی تو اس کا شمار اسی میں سے ہوگا اور یہ روایت حضرت حذیفہؓ سے بھی مروی ہے جو حسن ہے (الجامع الصغیر جلد ۲ ص ۱۶۸ طبع مصر۔ صغکی) پھر ان میں بعض چیزیں تو ایسی ہیں کہ اگر دوسری قوموں سے انکی خصوصیت نہ بھی رہے تب بھی گناہ رہیں گی جیسے ڈاڑھی منڈانا یا حد سے باہر کترانا (یعنی قبضہ اور مٹھی بھر سے کم) یا گھٹنوں سے اونچا پائجامہ

پاجامہ ٹخنہ پہننا ہر حال میں ناجائز ہے اور اگر اس کے ساتھ شرعی وضع کو حقیر سمجھے یا اس کی برائی کرے تو پھر گناہ سے گذر کر کفر ہو جاویگا اور بعض چیزیں ایسی ہیں کہ اگر دوسری قوموں سے انکی خصوصیت نہ رہے تو گناہ نہ رہیگی اور خصوصیت نہ رہنے کی پہچان یہ ہے کہ ان چیزوں کو دیکھنے سے عام لوگوں کے ذہن میں یہ کھٹک نہ ہو کہ یہ فلانے لوگوں کی ہے جیسے انگرکھا یا اچکن پہننا مگر جب تک یہ خصوصیت ہے اس وقت تک منع کیا جاویگا جیسے ہمارے ملک میں کوٹ پتلون پہننا یا گرگابی پہننا یا دھوتی باندھنا یا عورتوں کو لہنگا پہننا پھر ایسی چیزوں میں جو چیزیں دوسری قوموں کی محض قومی وضع ہیں جیسے کوٹ پتلون وغیرہ یا قومی وضع کیطرح انکی عام عادت ہو جیسے میز کرسی پر یا چھری کانٹے سے کھانا، انکے اختیار کرنے سے تو صرف گناہ ہی ہوگا کہیں کم کہیں زیادہ اور جو چیزیں دوسری قوموں کی مذہبی وضع میں انکا اختیار کرنا کفر ہوگا جیسے صلیب لٹکا لینا یا سر پر چوٹی رکھ لینا یا جنیو باندھ لینا یا ماتھے پر قشقہ لگانا یا جے پکارنا وغیرہ اور جو چیزیں دوسری قوموں کی نہ وضع قومی ہیں نہ مذہبی وضع ہیں گو انکی ایجاد ہو اور عام ضرورت کی چیزیں ہیں جیسے دیا سلائی، گھڑی یا کوئی حلال دوا یا مختلف سواریاں (موٹر، بس، رکشا، اور جہاز وغیرہ) یا ضرورت کے بعض نئے آلات، جیسے ٹیلی گراف، یا ٹیلیفون یا نئے ہتھیار یا نئی ورزشیں جنکا بدل ہماری قوم میں نہ ہو انکا برتنا جائز ہے نہ کہ گانے بجانے کی چیزیں جیسے گراموفون یا ہارمونیم وغیرہ مگر ان جائز چیزوں کی تفصیل اپنی عقل سے نہ کریں بلکہ علماء سے

پوچھیں اور مسلمانوں میں جو فاسق اور بدعتی ہیں خواہ وہ بدعتی دین کے رنگ میں ہوں خواہ دُنیا کے رنگ میں ہوں انکی وضع اختیار کرنا بھی گناہ ہے گو کافروں کی وضع سے کم سہی مگر مرد کو عورت کی اور عورت کو مرد کی وضع بنانا حرام ہے الخ (حیوٰۃ المسلمین ۱۲۱)

نکاح کرنا اور نسل بڑھانا :- یعنی جس مرد یا جس عورت کو کوئی عذر نکاح سے روکنے والا نہ ہو اس کیلئے کبھی مصلحت کے درجہ میں اور کبھی ضرورت کے درجہ میں اصلی حکم یہی ہے کہ نکاح کرے چنانچہ ابن ابی نجیح سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ محتاج ہے محتاج ہے وہ مرد جسکی بی بی نہ ہو لوگوں نے عرض کیا اگرچہ وہ بہت مال والا ہو (تب بھی وہ محتاج ہے) آپنے فرمایا (ہاں) اگرچہ وہ بہت مال والا ہو پھر فرمایا محتاج ہے محتاج ہے وہ عورت جس کے (رلئے) خاوند نہ ہو، لوگوں نے عرض کیا کہ اگرچہ وہ بہت مالدار ہو تب بھی وہ محتاج ہے۔ آپنے فرمایا (ہاں) اگرچہ وہ بہت مال والی ہو (رزین) ف کیونکہ مال کا جو مقصود ہے۔ یعنی راحت اور بےفکری نہ اس مرد کو نصیب ہے جسکی بی بی نہ ہو اور نہ اس عورت کو نصیب ہے جس کے (رلئے) خاوند نہ ہو، چنانچہ دیکھا بھی جاتا ہے، اور نکاح میں بڑے بڑے فائدے ہیں دین کے بھی اور دنیا کے بھی – اس کے بعد حضرت حکیم الامتؒ نے چند حدیثیں نقل کی ہیں پھر آگے لکھتے ہیں کہ معقل بن یسارؓ سے روایت ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسی عورت سے نکاح کرو جو محبت کرنیوالی ہو اور (بہت) بچے جننے والی ہو اگر وہ پہلے بیوہ ہے تو پہلے نکاح سے اس کا اندازہ ہو سکتا ہے اور اگر کنواری ہے تو اسکی تندرستی اور اسکے خاندان کی نکاح کی ہوئی عورتوں سے اسکا اندازہ ہو سکتا ہے) کیونکہ میں تمہاری کثرت سے اور امتوں پر فخر کرونگا (کہ میری امت زیادہ ہے) ابوداؤد جلد ۱ ص ۲۸۰ نسائی جلد ۲ ص ۵۹ ف اولاد کا ہونا بھی کتنا بڑا فائدہ ہے زندگی میں بھی کہ وہ سب سے بڑھکر اپنے خدمت گذار مددگار اور فرمانبردار اور خیر خواہ ہوتے ہیں (کما هو مشاهد فی الاکثر) اور مرنے کے بعد اس کے لئے دعا بھی کرتے ہیں (مشکوٰۃ باب العلم از مسلم) اور اگر آگے نیک نسل چلی تو اس کے دینی راستہ پر چلنے والے مدتوں تک رہتے ہیں اور قیامت میں بھی اس طرح کہ جو بچپن میں مرگئے وہ اسکو بخشوائیں گے (مشکوٰۃ کتاب الجنائز) اور جو بالغ ہو کر نیک ہوتے وہ بھی سفارش کریں گے اور سب سے بڑی بات یہ کہ مسلمانوں کی تعداد بڑھتی ہے جس سے دنیا میں بھی قوت بڑھتی ہے اور قیامت میں ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہو کر فخر فرماویں گے الخ (حیوٰۃ المسلمین ص ۱۰۱)

(ص ۱۰۲) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

تزوجوا الودود الولود فانی مکاثر بکم الانبیاء یوم القیامۃ (موارد الظمآن ص ۳۰۲ طبع مصر) — تم محبت کرنیوالی (اور کثرت سے) بچے جننے والی عورتوں سے نکاح کرو کیونکہ میں تمہاری کثرت کیوجہ سے قیامت کے دن دوسری انبیاء پر فخر کرونگا۔

اس سے معلوم ہوا کہ کثرت اولاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کس قدر محبوب ہے، اللہ تعالیٰ سب کو اسکی توفیق دے آمین۔
